بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خلافت راشدہ

مضمون	حوالہ
1- ھو الذی یصلی علیکم و ملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور	احزاب :۴۴
i- جن پر خدا اور فرشتے درود بھیجیں وہ غلط آدمی کا انتخاب نہیں کر سکتے۔	
ii- لیخرجکم من الظلمت اہل بیت کی نفی کر رہا ہے۔	
2- والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوری بینھم .... خلفاء ثلاثہ اس آیت پر عمل کرنے والے تھے۔	الشوریٰ :۳۹
3- ان اللہ یامرکم ان تئودوا الامنت الی اھلھا	النساء :۵۹
i- خلفاء ثلاثہ اہل تھے تو امانت سپرد ہوئی ورنہ حضرت علیؓ اہل ہونے کا اعلان کرتے۔	
ii- حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی مشاورت کر کے خود تائید کر دی۔	
4- لوانفقت مافی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم و لکن اللہ الف بینھم خدا نے صحابہ کو خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر جمع کر کے ان کی خلافت کی صداقت پر تصدیق کر دی۔	الانفال :۶۴
i مہاجرین جنہیں خدا نے اولئک ھم الصادقون فرمایا نے خلفاء ثلاثہ کی تائید کی۔	الحشر :۹

مضمون	حوالہ
ii انصار جن کو قرآن کریم نے اولئک هم المفلحون فرمایا خلفاء ثلاثہ پر ایمان لائے	الحشر:۱۰
iii فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین کے مصداق اہل قبا نے خلفاء ثلاثہ کو تسلیم کیا۔	توبہ :۱۰۸
iv یدخلون فی دین الله افواجا کے مصداق لوگوں نے تصدیق کی۔	نصر:۳
5- انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون خلفاء ثلاثہ سے حفاظت قرآن کا کام لیا گیا	حجر:۱۰
ii حالانکہ ان علینا جمعه و قرانه جمع قرآن خدا نے اپنے ذمہ لیا	القیامۃ :۱۸
iii بایدی سفرة ۞ کرام بررة جمع قرآن کرنے والے لوگوں کو معزز اور نیکوکار قرار دیا گیا	عبس :۱۵-۱۶
6- ستدعون الی قوم اولی باس شدید کے وعدہ کے پورے ہونے کا وقت خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں آیا جن کی اطاعت پر اجر حسن اور نافرمانی پر عذاب الیم کا انذار کیا گیا ہے۔	الفتح :۱۷
7- یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله.......	المائدہ :۵۵
i- اس آیت کے مطابق محبوب خدا لوگوں کی جماعت مرتدین کے خلاف جہاد کرے گی۔	
ii- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کا قلع قمع کیا۔	
iii- فسوف میں "فاء کا حرف" مستقبل قریب کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔	
8- آیت استخلاف کے مطابق تمام شرائط خلفاء ثلاثہؓ میں موجود ہیں یعنی خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں	

حوالہ	مضمون
	i- فتنہ ارتداد کا تدارک ہوا۔
	ii- قرآن مجید محفوظ کیا گیا
	iii- جنگوں میں فتوحات ہوئیں
	iv- اسلامی سلطنت کو ترقی اور استحکام حاصل ہوا
	v- نظام دین جاری ہوا۔ جس پر آج تک عمل ہو رہا ہے
	اعتراض۔ آیت استخلاف میں وعدہ ساری قوم سے ہے نہ کہ چند افراد سے۔
	جواب۔ چند افراد کی نمائندگی سے مراد نیابت کے طور پر تمام قوم ہوا کرتی ہے۔ مثلاً
	i- چند انگریز بادشاہ ہوئے مراد قوم لی جاتی ہے۔
المائدہ :۲۱	ii- وجعلکم ملوکا کیا تمام یہودی بادشاہ بنے تھے؟
بقرۃ :۹۲	iii- .... قالوا نومن بما انزل علینا کیا ہر یہودی پر کتاب اتری؟
بقرۃ :۱۲۵	iv- .... لاینال عھدی الظلمین کیا ہر شخص آل ابراہیم کا امام بنا؟ معلوم ہوا قومی انعام بعض افراد کو مل جائیں تو پوری قوم ہی منعم علیہ سمجھی جاتی ہے۔ "منکم" میں من بیانیہ نہیں بلکہ تبعیضیہ ہے۔ کیونکہ ضمیر پر من بیانیہ کبھی نہیں آتا
	حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل
المائدہ :۵۶	1 شیعہ دلیل۔ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویئوتون الزکوۃ وھم راکعون میں حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا ذکر ہے۔
	جواب۔ انما کلمہ حصر ہے والذین امنو سے مراد اگر حضرت علیؓ ہی مراد ہیں تو بقیہ شیعہ عقیدہ کے ائمہ حضرات ولی نہ رہے۔
	ولی کے معنے دوست ' خیر خواہ اور حاکم کے ہیں۔ لفظ مشترک '

حوالہ	مضمون
	کسی ایک معنے میں بغیر کسی دلیل کے قطعی حجت نہیں ہو سکتا
سجدہ :۳۵	i- ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ○ اگر ولی کے معنے صرف حاکم لئے جائیں تو اس آیت کے مطابق کیا دشمن حسن سلوک سے حاکم بن جائے گا؟
مریم :۴۶	ii- یابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا ○ کیا حضرت ابراہیمؑ کو یہ خوف تھا کہ ان کا باپ شیطان کا حاکم نہ بن جائے۔
	iii- ولی بمعنے حاکم اس لئے بھی ناممکن ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے جو کہ حال کو چاہتا ہے۔ حضرت علیؓ تو نزول آیت کے وقت محکوم تھے اور ایک عرصہ تک محکوم رہے۔
	iv- "والذین امنوا" کی ایک صفت "یئوتون الزکوۃ" بیان ہوئی ہے۔ حضرت علیؓ کا صاحب نصاب زکوۃ ہونا ہی ثابت کرنا مشکل ہے۔
المائدہ :۵۷	v- "الذین امنوا" کا صلہ تو "ھم الغالبون" بیان ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کا معاملہ ہی برعکس ہے۔
	vi- حضرت علیؓ نے خود اعلان کیوں نہ کیا کہ میں اس آیت کا مصداق ہوں۔
نہج البلاغہ خطبہ نمبر۹۲ زیر عنوان جب قتل عثمان کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ کو خلافت پیش کی۔ ۲- ناسخ التواریخ جلد دوم صفحہ ۱۷	vii- جب مجبور کر کے لوگ حضرت علیؓ کی بیعت کرنے لگے تو فرمایا دعونی والتمسوا غیری..... وانا لکم وزیرا خیرا لکم منی امیرا۔
نہج البلاغہ ترجمہ حواشی سید شریف رضی خطبہ نمبر۲۰۴ صفحہ ۱۱۱	ب- فاللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ- و لکنکم دعوتمونی الیھاو حملتمونی علیھا- خدا کی قسم مجھے تو کبھی خلافت کی خواہش نہیں ہوئی تمہیں لوگوں نے مجھے اس کی طرف دعوت دیکر آمادہ کیا۔
	viii .... وبسطتم یدی فکففتھا و صددتموھا

حوالہ	مضمون
نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۲ صفحہ ۶۵۴	فقبضتها۔ تم نے (بیعت کرنے کی خاطر) میرا ہاتھ پھیلانا چاہا تو میں نے اسے روک لیا تم نے اسے کھینچنا چاہا تو میں نے اسے سمیٹ لیا۔
الاحزاب : ۳۴	2۔ شیعہ دلیل۔ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهر کم تطهیرا۔ آیت تطہیر اہل بیت کی معصومیت کا اعلان کر رہی ہے۔ معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم خلیفہ کس طرح بن سکتا ہے؟
	جواب۔ لیذهب عنکم الرجس پیدائشی معصومیت سے انکار کا اظہار ہے۔
سورۃ الجمعہ : ۲	ii شیعہ عقیدہ کے مطابق اہل بیت تو معصوم ہیں یزکیهم کے تحت رسول نے تزکیہ کس کا کیا۔
	iii اگر معصومیت ہی جواز خلافت بلافصل ہے تو حضرت حسنؓ، اور حضرت حسینؓ خلیفہ بلافصل کیوں نہیں؟
	<u>تطہیر کا لفظ فی الحقیقت صحابہ رسول اور ازواج کے لئے ہے</u>
المائدہ : ۷۸	i مایرید الله لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطهر کم......
الانفال : ۱۲	ii وینزل علیکم من السماء ماء لیطهر کم به یذهب عنکم رجز الشیطن.......
	iii اہل بیت میں ازواج النبی شامل ہیں کیونکہ آیت کے سیاق و سباق میں ازواج النبی کا ہی ذکر ہے۔
ہود : ۷۳	iv قالوا اتعجبین من امر الله رحمت الله و برکته علیکم اهل البیت......
القصص : ۱۲	v فقالت هل ادلکم علی اهل بیت یکفلونه لکم
ہود : ۴۶	vi قال ینوح انه لیس من اهلک انه عمل غیر صالح
منار الہدیٰ صفحہ ۱۹۳ ان علیا صلوات الله علیه منصوص	2 سلمان منا اهل البیت

مضمون	حوالہ
3 عن الصادق من اتق الله منكم و اصلح فهو منا اهل البيت ......قال الباقر ومن احبنا فهو منا اهل البيت......	تفسیر القمی زیر آیت ان اکرمکم عند اللہ اتقکم صفحہ ۶۴۲
4- عن انس ؓ قال سئل رسول الله ﷺ من ال ک فقال کل تقی و تلا رسول الله ﷺ ان اولیاؤه الا المتقون حضرت انس ؓ کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ کی آل میں کون شامل ہے- فرمایا ہر متقی شخص پھر آپ ﷺ نے ان اولیاء ہ الا المتقون آیت پڑھی	المعجم الصغیر باب الجیم من اسم جعفر صفحہ 198- نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ کشف الغمہ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ جلد اول صفحہ ۱۹۶
5 قیل هم الامة جمیعا قال النووی فی شرح مسلم وهو اظهرها ...... الیه ذهب نشوان الحمیری امام اللغة و من شعره فی ذ لک آل النبی اتباع ملتہ من الاعاجم والسودان العرب لو لم یکن آلہ الا قرابتہ صلی المصلی علی الطاغی ابی لہب نبی ﷺ کی آل سے مراد نبی ﷺ کی پیروی کرنے والی امت ہے خواہ عجمی ہوں یا عرب کے سردار- صرف خاندانی قرابت کسی کو آل نہیں بناتی کیا درود شریف پڑھنے والا شخص ابو لہب سرکش پر درود بھیجے گا-	
6 ......قالت ام مسلمة وانا معهم یا نبی الله؟ قال انت علی مکانک وانت علی خیر جب حضرت ام سلمہ ؓ نے عرض کی اے اللہ کے نبی! میں بھی ان کے ساتھ ہوں- فرمایا تم تو پہلے ہی بہترین مقام پر فائز ہو-	ترمذی ابواب التفسیر سورۃ احزاب جلد ۲ صفحہ 473
7- شیعہ دلیل- فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم ...... آیت مباہلہ نے اہل بیت کی وضاحت کر دی- حضرت علی ؓ اہل	آل عمران : 62

مضمون	حوالہ
بیت ہونے کی وجہ سے خلافت کے زیادہ حقدار اور اہل ہیں۔ جواب۔ آیت مباہلہ میں انفسنا میں حضرت علیؓ ہرگز شامل نہیں۔ جمع کے لفظ میں اپنے نفس کو بلانا محاورہ ہے مراد آنحضرت ﷺ کی اپنی ذات ہے	
i- بل سولت لکم انفسکم امرا	یوسف :۱۹
ii فطوعت له نفسه قتل اخیه	المائدہ :۳۱
2- لفظ انفس، ہم نسبت، ہم قوم اور ہم خیال کے معنوں میں ہے۔	
i- ولا تخرجون انفسکم من دیارکم	بقرۃ :۸۵
ii- ولا تلمزوا انفسکم	الحجرات :۱۱
3- انفسنا میں حضرت علیؓ اس لئے بھی شامل نہیں کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کی صفات رسالت، خاتم النبیین، ایک وقت میں ۴ سے زائد شادیاں جیسی صفات میں شامل نہیں۔ بعض صفات میں مماثلت خلافت بلا فصل کا ہرگز جواز نہیں بن سکتا۔	
4- یہ آیت شیعہ عقیدہ کے مطابق صرف پنج تن کو محبان رسول خدا ثابت کرتی ہے جو کہ صرف حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی دلیل نہیں بن سکتی۔	
5- اگر شیعہ حضرات کی بات مان لی جائے تو مباہلے کے موقع پر ازواج مطہرات کو شامل نہ کرنے کی وجہ آیت قرآنی ولا یتمنونه ابدا بما قدمت ایدیهم کی وجہ سے حضور ﷺ کو علم تھا کہ وہ مقابل پر ہرگز نہ آئیں گے۔	الجمعہ :۷
6- صرف ازواج مطہرات کو لانا یہ تصور اور تاثر دے سکتا تھا کہ یہ غیر ہیں۔ اس لئے اولاد کو قربانی کے لئے پیش کرنا حقیقت کا اظہار تھا۔	
7- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ عنہم اپنی اپنی اولاد کے ساتھ مباہلہ میں شامل	

مضمون	حوالہ
ہونے کے لئے آئے۔	ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۴۴۶ زیر آیت مباہلہ
8- واقعہ افک کی روایات میں متعدد مرتبہ اھل کا لفظ اہل خانہ اور ازواج مطہرات کے لئے استعمال ہوا ہے۔	
i حضرت اسامہؓ نے عرض کی۔ هم اهلك يا رسول الله	تیسر الوصول الباب الثانی فی اسباب النزول
ii فرمایا فوالله ما علمت على اهلى الا خيرا خدا کی قسم! مجھے اپنے اہل کے بارے سوائے بھلائی کچھ علم نہیں۔	سورۃ النور : ۳ i- تیسر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول جلد اول الباب الثانی فی اسباب النزول سورہ النور صفحہ 159 ii- بخاری کتاب التفسیر سورۃ النور
4- شیعہ دلیل۔ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر ایک لاکھ بائیس ہزار صحابہ کے سامنے فرمایا "من كنت مولاه فعلى مولاه" پگڑی حضرت علیؓ کے سر پر رکھی اور فرمایا علیؓ کی بیعت کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس وقت حضرت علیؓ کی بیعت کی تھی۔ الجواب۔ فرضی واقعہ اور من گھڑت بات ہے۔ روایت درست بھی ہو تو۔ 1- مولیٰ بمعنے محبوب' دوست اور مددگار کے ہیں نہ کہ حاکم کے۔ اگلا فقرہ بھی وضاحت کر رہا ہے۔ "اللهم وال من والاه وعاد من عاداه" 2- مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلہ میں بعض اصحاب کو حضرت علیؓ سے شکوہ پیدا ہوا تو اس کے ازالہ کے لئے یہ فرمایا۔ 3- جملہ اسمیہ ہونے کے باعث یہ حال کو چاہتا ہے۔ آنحضور ﷺ کی زندگی میں حضرت علیؓ محکوم رہے۔ خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں محکوم رہے۔	

حوالہ	مضمون
	4- حضرت علیؓ نے کبھی یہ حدیث اپنے حق میں پیش نہ کی نہ ہی امیر معاویہ کو بتائی۔
	5- مولیٰ کا لفظ قرآن مجید میں دوست' مددگار کے معنے میں استعمال ہوا ہے۔
الاحزاب :٦	i- فان لم تعلموا اباء هم فاخوا نكم فى الدين و مواليكم
التحریم :٥	ii- وان تظهرا عليه فان الله هو موله و جبريل
	6- غزوہ تبوک میں امیر مقرر کیا جانا بھی خلیفہ بلا فصل ثابت نہیں کرتا کیونکہ۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر حضرت ابودجانہؓ' غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابولبابہؓ اور حضرت ابن ام مکتومؓ امیر مقرر ہوتے رہے۔ اور تمام غزوات میں کسی نہ کسی صحابی کو امیر مقرر کیا جاتا رہا ہے۔ اتخلفى فى النساء و الصبيان حضرت علیؓ کی عرض سے ہی واضح ہے کہ حضرت علیؓ کا امیر مقرر کیا جانا کوئی خاص مرتبہ نہ تھا۔ خصوصاً جبکہ امام الصلوۃ کسی اور کو مقرر کیا گیا تھا۔
	5- شیعہ دلیل- حدیث الثقلین تركت فيكم الثقلين كتاب الله و عترتى کے تحت حضرت علیؓ آنحضور ﷺ کی عترت میں شامل ہیں اگر ان کی اطاعت کی جاتی تو امت میں تفرقہ اور اختلاف پیدا نہ ہوتا۔ جواب:عترت کے معنے ذریت کے ہیں اور حضرت علی ذریت نہیں۔
	ii عترت خلافت بلا فصل کا جواز ہے تو حسنین خلیفہ بلا فصل کیوں نہیں ہوسکتے۔
	iii شیعہ روایت میں لن يتفرقا حتى يردا على الحوض کے مطابق امام اور کتاب اللہ الگ الگ نہیں ہوسکتے۔ اگر

مضمون	حوالہ
قرآن موجود ہے تو امام کہاں ہے۔ اس سے امام کی غیوبت کا تصور بھی باطل ہو جاتا ہے۔	احزاب: ۷
iv روحانی ذریت میں ائمہ، مجددین اور اولیاء سب شامل ہیں ازواجہ امہاتہم اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ کونوا مع الصادقین	التوبہ: ۱۱۹
v لن تضلوا بعدہ۔ شیعہ اختلافات کا شکار کیوں ہو گئے۔	
vi خلفاء ثلاثہ کی بیعت کر کے حضرت علیؓ سمیت تمام مسلمانوں نے ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ اس لئے اس حدیث کے وہ معنے نہیں جو شیعہ لیتے ہیں۔	
ii حضرت علیؓ کی خلافت کا امیر معاویہؓ، خوارج نے انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث کیوں پیش نہ کی۔	
iii حضرت حسینؓ نے یزید کے مقابل پر اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر خروج کیا جان تک دے دی۔ حضرت علیؓ حق پر تھے تو خلفاء ثلاثہ کے خلاف خروج کیوں نہ کیا۔ کوئی آیت یا حدیث کیوں پیش نہ کی۔	
حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت	
1- اگر حضرت علیؓ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ بلافصل تھے تو ایسا کیوں نہ ہوا۔ جبکہ	
i واللہ غالب علی امرہ	یوسف: ۲۲
ii وما انتم بمعجزین فی الارض ولا فی السماء	العنکبوت: ۲۳
iii وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات ولا فی الارض	الفاطر: ۴۵
iv لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض	النور: ۵۸
v وان یردک بخیر فلا راد بفضلہ	یونس: ۱۰۸
vi فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز	

حوالہ	مضمون
ابراہیم :۴۸	ذو نتقام ان تمام آیات سے ثابت ہے کہ خدا تعالی کے فیصلے کوئی نہیں بدل سکتا۔ اگر خدا کا فیصلہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل بنانا تھا تو کوئی بھی خدا کو اس فیصلہ میں عاجز نہیں کر سکتا تھا۔
	2- خلفاء ثلاثہ غاصب خلافت تھے تو کامیاب کیوں ہوئے حالانکہ
مجادلہ :۲۰	i ان حزب الشیطن هم الخاسرون۔
توبہ :۷۴	ii هموا بمالم ینالوا ....
مجادلہ :۲۲	iii الا ان حزب الله هم المفلحون
الحج :۵۲	iv اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ الله مایلقی الشیطان ثم یحکم الله ایته حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں اس کا اعلان نہ کیا۔
بقرہ ۱۲۵:	v لا ینال عهدی الظلمین اگر خلفاء ثلاثہ ظالم اور غاصب ہوتے تو ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔
	حضرت علیؓ کا ذاتی کردار
	1- حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی خود بیعت کی۔ اور کسی سے ان خلفاء کی زندگی میں بیعت نہ لی۔ حتیٰ کہ اپنے گھر والوں سے بھی۔
	2- شہادت حضرت عثمانؓ کے بعد بیعت لی۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے جنگ تک سے دریغ نہ کیا۔
	3- حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے پر اعتراض نہ کیا۔
1- ناسخ التاریخ جلد ۲ کتاب سوم صفحہ ۷۰۷ 2- بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳	4- بلکہ اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے نام پر رکھے جو کہ واقعہ کربلا میں شہید ہوئے۔

مضمون	حوالہ
	3- جلاء العیون اردو جلد دوم صفحہ ۱۹۵ اور ۲۰۸ زیر عنوان تعداد شہداء کربلا 4- نہج البلاغہ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ 5- بارھویں امام کے مختصر حالات صفحہ ۵۵، ۸۱ از سید ظفر حسن لودھی مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ۔
5- امیر معاویہؓ کو لکھا۔ انه بايعنى القوم الذين بايعوا ابا بكر و عمر و عثمان على ما بايعوهم عليه...... وانما الشورى للمهاجرين والانصار وانهم اناس ان اجتمعوا على رجل و سموه اماما كان ذلك........	نہج البلاغہ صفحہ ۶۸۴ مکتوب ۶ بنام معاویہ بن ابوسفیان
6- حضرت علی ؑ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی۔	1- منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳،۳۷۴ خطبہ امیر المومنین 2- فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹۔ 3- احتجاج طبری صفحہ ۴۹
7- آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور پھر تیرے والد خلیفہ بنیں گے عرض کی کہ آپ کو کس نے بتایا ہے فرمایا علیم و خبیر ذات نے خبر دی ہے۔	تفسیر القمی سورۃ تحریم صفحہ ۶۸۷
فلما صلى ابو بكر الظهر اقبل على الناس...... ثم قام على فعظم من حق ابى بكر و ذكر فضله وسابقته ثم مضى الى ابى بكر فبايعه فاقبل الناس الى على وقالوا اصبت واحسنت	شرح نہج البلاغہ ج۶ صفحہ ۲۹۳
8- وكان افضلهم فى الاسلام كما زعمت وانسهم الله ورسوله الخليفة الصديق و خليفة الخليفة الفاروق	1- شرح نہج البلاغہ ابن ہیثم مطبوعہ تہران جلد ۲۳۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۹

حوالہ	مضمون
کنزل العمال جلد ۱۳ صفحہ ۹-۱۰ المطبعۃ العربیہ حلب	اس امت کے نبی کے بعد اس کے افضل ترین بزرگ لوگ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور اگر تم چاہو کہ تمہارے لئے تیسرے کا نام بھی بیان کروں تو میں اس کا نام بھی بتاتا ہوں اور کہا کہ کوئی مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر ترجیح نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے ماروں گا۔
منار الھدی صفحہ ۳۷۳	9- جب ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر خلیفہ مقرر کیا' پس ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور خیر خواہی کی اور حضرت عمرؓ امر خلافت کے والی ہوئے پس آپ کی سیرت نہایت پسندیدہ اور آپ کی خلافت حد درجہ بابرکت تھی۔
کنز العمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۰	آخری زمانے میں ایک قوم ایسی بھی ہوگی جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے اور وہ ہمارا گروہ ہوں گے لیکن وہ اللہ کے شریر بندے ہوں گے جو ابوبکرؓ' عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں۔

عدم نفاق خلفاء ثلاثہ

حوالہ	مضمون
(جاثیہ:۷)	ہر روایت جو مخالف قرآن ہے وہ باطل ہے۔ فبای حدیث بعد اللہ وایتہ یومنون.......
	1- خلفاء ثلاثہ نے مکی دور میں اسلام قبول کیا جبکہ نفاق کا سوال ہی نہ تھا۔
	1- منافق خوف سے ایمان لائے گا یا لالچ کی خاطر۔ ہجرت سے قبل مکہ میں مہاجرین یعنی اہل مکہ اور اہل مدینہ اور دوسرے صحابہ کس کے خوف سے مسلمان ہوئے تھے یا کس لالچ کی خاطر مسلمان ہوئے تھے۔
توبہ:102	2- منافق صرف مدنی اور بدوی ہیں۔ وممن حو لکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔

حوالہ	مضمون
توبہ : 75	۳ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا والاخرۃ- وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر- انہیں دنیا میں کونسا دردناک عذاب ملا؟ ہاں منافق مرتد ابوبکرؓ کے ہاتھوں
توبہ:15	مارے گئے- یا توبہ کر گئے- قاتلوھم یعذبھم اللہ باید یکم- عذابا فی الدنیا کی صورت مالھم فی الارض من ولی ولا نصیر خلفاء ثلاثہ کو ولی بھی ملے اور نصیر بھی-
توبہ :۷۳	4- یایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین واغلظ علیھم- اس حکم کی موجودگی میں رسول خدا ﷺ نے ان سے مشورے لئے اور ان سے محبت کی- رشتے کئے- صاف ظاہر ہے خلفاء ثلاثہ منافق نہ تھے-
احزاب :۲	5- یایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین- خلفاء ثلاثہ سے آنحضور ﷺ نے مشورے لئے؟ ثابت ہوا وہ منافق نہ تھے-
منافقون :8	6- ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا- گویا منافقین صحبت نبوی ﷺ میں کبھی کبھی آتے تھے اور مخلصین ہمیشہ صحبت رسول میں رہتے تھے مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلاثہ تو ہمیشہ صحبت نبوی میں ہی رہتے تھے-
	7- لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بھم ثم لایجاورونک فیھا الا قلیلا- ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا- شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ زندگی کے بعد بھی قبر رسول کے مجاور ہیں- خدا کو غیرت نہ آئی؟ شیر خدا کو غیرت نہ آئی- زندگی بھر ساتھ رہے- موت کے بعد بھی دائمی طور پر ساتھ ہیں- قلیلا

حوالہ	مضمون
احزاب :۶۱'۶۲	۱- اگر قلیل تعداد مراد ہے تب بھی شیعوں کا عقیدہ غلط ہے کیونکہ اس کا مطلب بنتا ہے کہ مدینہ میں منافق قلیل ہوں گے مومن اکثریت میں ہوں گے- تو اس اکثریت نے علیؓ کی بیعت کیوں نہ کی؟ جبکہ یہ کہتے ہی ہیں ارتد الناس الا ثلثة- سوائے تین کے باقی سب مرتد ہو گئے تھے-
	۲ اگر قلیل تعداد مراد ہوئی تو الا قلیل کے الفاظ ہوتے- فاعل ہونے کے سبب کیونکہ جب الا سے قبل جملہ منفی ہو تو پھر الا کا عمل باطل ہو جاتا ہے-
	یہ آیت بتاتی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات تک سارا مدینہ منافقین سے خالی ہو جائے گا اور مدینہ میں کوئی منافق نہ ہو گا سارے کے سارے مخلصین ہوں گے-
المنافقون :۵۱	8- هم العدو فاحذرهم خدا منافقوں کو دشمن قرار دیکر ان سے بچنے کا حکم دیتا ہے- جبکہ خلفاء ثلاثہ میں سے دو خسر تھے- ایک داماد- جو مشوروں میں شریک- غزوات میں شامل ہوتے رہے-
الجمعہ : ۳ نصر : ۳ احزاب : ۴۴	9- صحابہ نے انہیں یکے بعد دیگرے اپنا امام تسلیم کیا- بجز تین چار کے بقول شیعہ- کیا سب ضلال مبین پر جمع ہو گئے تو پھر کانوا من قبل لفی ضلال مبین - یدخلون فی دین الله أفواجا- هو الذی یصلی علیکم و ملا ئکته لیخرجکم من الظلمت الی النور
حجرات :8	10- لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم و لکن الله حبب الیکم الایمان و زینة فی قلو بکم و کره الیکم الکفر و الفسوق والعصیان اولئک هم الراشدون بقول شیعہ حضرت علی تو معصوم ہیں وہ مراد نہیں ورنہ معصوم کی بات ماننا تو تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتی- عدم ارتداد اصحاب ثلاثہؓ ——

حوالہ	مضمون
(کتاب الروضۃ من الکافی زیر عنوان الناس بعد النبی اہل ردۃ الا ثلثۃ)	1- شیعہ کہتے ہیں صحابہ کی وجہ ارتداد عدم تسلیم خلافت علی بلا فصل ہے؟ "عن ابی جعفر علیہ السلام قال : کان الناس اہل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ثلثۃ فقلت ومن الثلاثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہم ثم عرف اناس بعد یسیر وقال ھوء لاء الذین دارت علیہم الرحی وابوا ان یبایعوا حتی جاء امیر المومنین علیہ السلام مکرھا فبایع وذلک قول اللہ تعالی وما محمد الا رسول۔ الخ
	i- خلافت علی کا قرآن میں ذکر نہیں۔
	ii- خلافت مادی چیز ہے یا روحانی؟ اگر خلافت مادی ہے تو شیر خدا' خیبر شکن۔ لا فتنی الا علی ولا سیف الا ذوالفقار کے مصداق سے ابوبکر نے کیسے چھین لی؟ اگر خلافت ہے روحانی تو نظر نہیں آسکتی وہ کیسے چھین لی ابوبکر نے؟ رسالت' صدیقیت' شہادت' صالحیت' محبت خدا' عشق رسول' قرب الہی' علم دین اور ایمان و عرفان سب روحانی اشیاء ہیں کون چھین سکتا ہے؟ کیا کسی رسول سے اس کی رسالت کبھی دشمن نے چھین لی؟ .... رسالت اور خلافت و امامت روحانی چیز ہے۔ ہاں اگر کسی رسول یا خلیفہ کو ظاہری اقتدار بھی مل جائے تو وہ ایک زائد چیز ہے۔ نبوت و خلافت کا لازمہ نہیں ہے۔ (پس اگر حضرت علیؓ سے خلفاء ثلاثہ نے خلافت یعنی روحانی چیز نہیں چھینی تو پھر ان پر غصب و ارتداد کا الزام ختم ہوگیا۔
فاطر : ۴۵	iii- وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات ولا فی الارض 'انہ کان علیما قدیرا اگر خدا تعالی نے حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل بنانے کا فیصلہ

حوالہ	مضمون
	کیا تھا کوئی کیسے خدا کو اپنا فیصلہ نافذ کرنے سے عاجز کرسکتا ہے۔ معلوم ہوا حضرت ابوبکرؓ کا پہلا خلیفہ بننا ہی منشاء الٰہی تھا۔
	2- مظالم بر اھل بیت؟
نساء: ۹۷	ان الذین توفتھم الملائکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولئک ماوٰھم جھنم و ساءت مصیرا الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان اگر خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں اہل بیت پر مظالم ہوئے تو اس آیت کے مطابق ہجرت کیوں نہ کی۔ خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں حضرت علیؓ نے باوجود جوانی کے ہجرت نہ کی۔ اگر مظالم ہوئے اور ہجرت نہ کی تو معاذ اللہ جہنمی قرار پاتے ہیں۔
ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی	ا- مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈال کر کہتا ہے کہ لو سونا ہوگیا۔ اس سے کیا یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ کیمیاء گر ہے سو آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کمال تو اس میں تھا کہ امتی میں وہ درجہ اتباع سے پیدا ہو جائے۔
جمعہ: 3	3- آنحضورؐ کی صفت یزکیھم پر زد پڑتی ہے کس کو پاک کیا؟ اہل بیت تو پیدائشی پاک تھے۔ اور وہ دس ہزار قدوسی، اصحاب بیعت رضوان۔ اصحاب بدر و خیبر وغیرہ۔ پھر اس آیت میں ہے یعلمھم کہ نبی ﷺ ان کی تعلیم کرتا ہے۔ یہی اثر تھا تعلیم کا کہ فوراً بعد مرتد ہوگئے۔
یونس: ۸۴	ادھر موسیٰ کے بارہ میں فرمایا فما امن لموسی الا ذریۃ من قومہ کیا وہ کچھ لوگ صرف تین چار تھے۔
	ب- ہاں منافقین کی بابت فرمایا اولئک الذین لم یرد اللہ ان

حوالہ	مضمون
مائدہ :۴۲	یطھر قلو بھم گویا مومنوں کے دل پاک کرنا ہے منافقوں کے نہیں لہٰذا صرف پنجتن کے مطہر ہونے کا عقیدہ درست نہیں۔
نصر: ۳	4- رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا- وہ کونسی افواج تھیں جو حیات محمد ﷺ میں ہی اسلام میں داخل ہوئیں؟ وہ نیک افواج جنکی آمد پر شکریہ کے طور پر فسبح بحمد ربک کا حکم ہے؟ کیا منافقون' مرتدوں کی آمد پر شکرانہ کا حکم ہے؟ منافق کیلئے دعا نہیں استغفار ہے۔
سورۃ المنافقون : ۷	استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم کیا افواج کے داخل ہونے کی پیشگوئی جھوٹی ہوگئی؟ اگر ان افواج اور ان کے فیصلہ (خلافت ابو بکر) کو نہ مانیں تو رسول کی رسالت کا انکار کرنا پڑے گا- شیعہ خلافت کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں رسالت ہاتھ سے جا رہی ہے۔
(جمعہ :۳)	5- وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین صحابہ پر دو دور آئے۔ پہلا ضلال مبین دوسرا ہدایت۔ تیسرا دور کوئی نہیں۔ ضلال مبین صرف ہدایت سے پہلے ہے بعد میں نہیں۔ عہد ابوبکر میں مرتدین منافق تھے جو آخری دور میں مسلمان ہوئے۔ انہیں آنحضور ﷺ کی صحبت میں رہنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔
(حجرات :15)	بقول شیعہ تین چار کے سوا سب ضلال مبین میں پڑ گئے تو پھر من قبل کے الفاظ بیکار چلے جاتے ہیں۔ ان مرتدین کا ذکر اس آیت میں موجود ہے۔ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم
(توبہ :۹۸)	الاعراب اشد کفرا و نفاقا مہاجرین و انصار بعد وفات رسول مرتد نہیں ہوئے۔

حوالہ	مضمون
(مائدہ :۵۵)	6- یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ حضرت علیؓ نے شیخین اور ان کے ہمنواؤں سے جنگ اور جہاد نہ کیا۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت تھی یہ اس آیت میں مذکور مضمون کے منافی ہے۔ جب ارتداد ہوا اسی وقت جہاد فرض ہے۔
تفسیر القمی سورۃ الروم زیر آیت ات ذاالقربی حقہ صفحہ ۵۰۰ لما بویع لابی بکر استکام لہ الامر علی جمیع المہاجرین والانصار	انصار علیؓ بھی کم نہ تھے۔ علی خیبر شکن۔ ذوالفقار کے حامل تھے۔ اینا اضعف ناصرا واقل عددا۔ یاتی اللہ بقوم افواجا بیعت رضوان والے۔ تبوک والے۔ خیبر و فتح مکہ والے (دس ہزار قدوسی) ضرور ساتھ دیتے۔
	اعزۃ علی الکافرین وعدہ الٰہی تھا۔ اگر منافق لاکھوں بھی ہوں تو اسلام کو کیا فائدہ۔ فی الدرک الاسفل من النار شیر خدا کو صحابہ سے نہ جان کا نہ مال کا نہ عزت کا خطرہ ہو سکتا ہے تو پھر تقیہ کی بھی تینوں وجوہات ختم ہو گئیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کرتے ہوئے خلفاء ثلاثہ کا ساتھ دیا غلط ثابت ہوا۔
	7- موجودہ قرآن انہی منافقین، مرتدین صحابہ کے ہاتھوں پہنچا۔ اگر وہ منافق مرتد تھے تو قرآن کی صحت و حفاظت کا کیا ثبوت ہے؟ آیت حفاظت بھی انہوں نے ممکن ہے خود بنا کر داخل کردی ہو جیسے چور شکستہ تالا لٹکا دیتا ہے۔
1- منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳ 2- فروغ کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹ 3- احتجاج طبری صفحہ ۴۹ 4- نہج البلاغہ حیدری پریس لاہور صفحہ ۶۸۴ مکتوب نمبر ۶	8- جملہ صحابہ نے خلفاء ثلاثہ کو اپنا امام و پیشوا مانا اور حضرت علی نے تینوں کی بیعت کی۔

حوالہ	مضمون
	فضائل خلفائے ثلاثہ
	1- مکی دور میں قبول اسلام کی توفیق پائی۔ کس بہر کے سر نہ دہد جاں نہ فشاند عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناندو
حج:۴۱	2- خلفاء ثلاثہ نے ہجرت کی سعادت پائی۔ ورنہ (i) مدینہ میں کونسا خزانہ نکل آیا تھا۔ مدینہ تو بخار کا مرکز تھا۔ فاقہ کشی تھی۔ (ii) خدا نے گواہی دی ہے کہ اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ
(الحشر:۹)	ب۔ اخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ
(نساء:۱۰۱)	ج۔ من یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعۃ ان کو وسعت کا ملنا اس وعدہ کے ایفاء کی دلیل ہے اور ان کے مہاجر عنداللہ ہونے کی نشانی ہے۔ مہاجرین کے لئے خرجوا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا اخرجوا کفاء کے مظالم نے مجبور کرکے انہیں نکالا ہے۔
(نحل:۴۲)	د۔ والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبئونھم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون دنیا میں انہیں بادشاہت اور تمام مومنوں کی سرداری ملی اور ولاجر الاخرۃ اکبر۔
(نور:۳۸)	3- رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ۔ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار
(احزاب:۲۳)	ب۔ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبۃ و منھم من ینتظر

حوالہ	مضمون
(حج :۴۱)	4- ان الله على نصرهم لقدير الذين اخرجوا من ديارهم ...... ولينصرن الله من ينصره
(زمر :۱۱)	5- قل يعباد الذين امنوا اتقوا ربكم للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة وارض الله واسعة انما يوفى الصبرون اجرهم بغير حساب۔ ان مکی ابتدائی مسلمانوں میں سے متقی لوگوں کو فی الدنیا حسنة وارض الله واسعة کا وعدہ ہے خلفاء اور ثلاثہ کے لئے دینوی انعامات میں سے بادشاہت سے بڑھ کر اور کون سا انعام ہو سکتا ہے؟
(نحل :۳۱)	6- وقليل للذين اتقوا ماذا انزل ربكم قالوا خيرا للذين احسنوا فى هذة الدنيا حسنة ولدار الاخرة خير ولنعم دار المتقين مکی آیت ہے اور اس کسمپرسی کے زمانہ میں ابتدائی مکی مسلمانوں سے بصورت وعدہ پیشگوئی ہے۔ خلفاء ثلاثہ کو دیکھو خدا نے کیسے دنیاوی حسنات سے نوازا ہے۔
(توبہ :۱۱۸)	7- لقد تاب الله على النبى و المهاجرين والانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رءوف رحيم خلفاء ثلاثہ اس غزوہ میں شریک ہوئے ۳۰ ہزار سپاہی۔ حضرت عثمان نے دو سو اوقیہ چاندی دو سو اونٹ دیئے۔
فتح الباری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک۔	غزوہ تبوک میں صحابہ کی تعداد تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھی۔
تفسیر صافی زیر آیت ھذا۔	۲۵ ہزار کے غزوہ تبوک میں امیر لشکر حضرت ابو بکر کو مقرر کیا تھا۔
	8- لا تجد قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله و رسوله و لو كانوا اباء هم

مضمون	حوالہ
اوابنانهم اواخوانهم او عشيرتهم. اولئک کتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم بروح منه ویدخلهم جنت تجری من تحتها الانهر خالدین فیها رضی الله عنه ورضواعنه- اولئک حزب الله- الا ان حزب الله هم المفلحون-	(مجادلہ: ۲۲)
منکرین زکوۃ 'مدعیان نبوت اور قیصرو کسریٰ کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے خلفاء ثلاثہ کی مدد کرکے اور انہیں کامیاب کرکے ثابت کر دیا کہ یہ کون لوگ ہیں-	
9- لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعو نک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینة علیهم و اثابهم فتحا قریبا و مغانم کثیرۃ یاخذونها	(الفتح: ۱۹)
نیز فرمایا الزمهم کلمة التقوی و کانوا احق بها و اهلها	(الفتح: ۲۷)
بیعت رضوان کے دنیوی انعام	
(۱) فتح قریب (۲) مغانم کثیرۃ (۳) واخری لم تقدروا علیها قد احاط الله بها یعنی فارس و روم کے اموال جو عربوں کے احاطہ قدرت کے باہر تھے- ذی الحجہ ۶ھ میں حدیبیہ سے واپس آئے محرم ۷ھ میں خیبر فتح ہو گیا- اموال خیبر کو آنحضرت نے تمام اہل حدیبیہ کیلئے مخصوص کر دیا تھا گویا تمام اہل حدیبیہ مومنین تھے اور ان میں منافق کوئی نہ تھا اگر کوئی منافق ہوتا تو اسے اموال خیبر نہ دیتے اس میں سے حدیبیہ میں شرکت نہ کرنیوالوں کو اموال خیبر میں سے حصہ نہیں دیا- خواہ کوئی اہل حدیبیہ میں سے خیبر میں شریک ہوا یا نہیں تمام اہل حدیبیہ کو اموال خیبر تقسیم ہوئے اہل حدیبیہ میں سے صرف جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام خیبر میں شریک نہیں ہوئے اس کے باوجود حضور ﷺ	

حوالہ	مضمون
(سیرۃ ابن ہشام) اردو صفحہ ۳۱۶ ترجمہ عبدالجلیل صدیقی	نے اسے حصہ دیا اور برابر دیا۔
(الفتح : ۳۰)	10- محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله و رضوانا والذین معه میں خلفاء ثلاثہ شامل تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رضوان کے وارث ہوئے۔
(آل عمران : ۱۶۰)	11- شاورهم فی الامر مشورہ خیر خواہ سے ہوتا ہے نہ کہ دشمن سے۔ زیر آیت لولا
(انفال : ۶۹)	کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم اسیران بدر کے بارہ میں ابوبکرؓ عمرؓ نے مشورہ دیا۔ حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کے مشورہ پر عمل کیا اور خدا کو بھی حضرت ابوبکرؓ کا مشورہ پسند آیا اور اسے قرآن کا حصہ بنایا۔
(مزمل:۲۰)	12- ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذین معک - خلفاء ثلاثہ آنحضور ﷺ کے ساتھ عبادت میں شامل رہا کرتے تھے۔
(آل عمران : ۱۰۳)	13- واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها
(انفال : ۶۳ تا ۶۵)	14- هو الذی ایدک بنصره وبالمومنین والف بین قلوبهم لوانفقت ما فی الارض جمیعا ماالفت بین قلوبهم و لکن الله الف بینهم انه عزیز حکیم یاایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین ا یہ کہنا کہ قبل اسلام بنوامیہ اور بنوہاشم کی دیرینہ عداوت بعد میں بھی قائم رہی اس آیت کے خلاف ہے۔ ب صحابہ محض چار پانچ نہیں بلکہ بہت بڑی تعداد تھی کیونکہ

حوالہ	مضمون
	شیعوں کے مذکورہ چار پانچ میں تو قبل اسلام باہم کوئی عداوت نہ تھی نہ ہی چار پانچ افراد میں الفت پیدا کرنا اتنا بڑا انعام قرار پاسکتا ہے جس کا ذکر کیا جائے۔ شیعہ بتائیں کہ مہاجرین وانصار صحابہ کے علاوہ وہ کون لوگ تھے جن میں عداوت تھی اور اسلام نے دور کردی۔ اور وہ بھائی بھائی بن گئے۔
	ج۔ وہ انعام کیا ہوا جو حضور ﷺ کے فوت ہوتے ہی زائل ہوگیا اور دوبارہ عداوت آگئی۔
	ز خدا ان کو دوزخ سے نجات یافتہ قرار دیتا ہے لہٰذا وہ منافق مرتد نہیں ہوسکتے۔
	چار پانچ اشخاص تو جملہ مخالفین کے مقابل کافی نہیں ہوسکتے اگر حضرت علیؓ اکیلے کافی ہوتے تو وہ تقیہ کیوں کرتے اور بقول شیعہ صحابہ ان پر مظالم کیوں کرتے؟
(انعام: ع۱۰)	15- اولئک الذین اتینھم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھولاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین
	یہ مکی سورۃ ہے گویا مہاجرین کی جماعت خدا کی مقرر کردہ قوم ہے جو کافر نہیں بلکہ مومن ہے۔ بعض انصار قبل ہجرت مسلمان ہوچکے تھے۔
(عبس)	16- کلا انھا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ
	سفر کرنے والے صحابہ یا قرآن کی کتابت کرنے والے صحابہ مراد ہیں اس میں فرشتے مراد نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر یہ صحیفے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں تو ان کے ہاتھوں میں موجود صحیفوں کو نہ لوگ پڑھ سکتے ہیں نہ ان سے نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔
	فضائل ابوبکرؓ

حوالہ	مضمون
(نور:۲۳)	۱ ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة
(نساء:۷۰)(مجمع البیان،عمدۃ البیان) صفحہ ۱۳۱ ترجمہ قرآن مولوی فرمان علی صاحب۔فتح البیان زیر آیت ھذا	السعۃ۔ مالی وسعت آیت ومن یطع اللہ والرسول .... ذلک الفضل من اللہ جملہ تفاسیر شیعہ میں اولو الفضل سے حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے ہے۔
(توبہ:۴۱)	2- الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا جملہ تفاسیر شیعہ میں حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں۔
	ا۔ ثانی اثنین فرما کر حضرت ابوبکرؓ کی تعریف فرمائی ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ ان تمام امور میں حضور ﷺ کے شریک تھے۔ ایمان، تقویٰ، ہجرت، مظلومی، دشمنی سے خطرہ اور نصرت الٰہی وغیرہ۔
خلاصہ المنہج۔ تفسیر حسن عسکری	ب۔حضور ﷺ نے باذن الٰہی خطرناک سفر میں حضرت ابوبکرؓ کو رفیق سفر بنایا۔
(منافقون)	ت۔اگر حضرت ابوبکرؓ کے دل میں ایمان اور عشق رسول نہ ہوتا تو وہ ایسے خطرناک سفر میں رفیق سفر نہ بنتے۔ منافق ایسی قربانی نہیں کر سکتا۔ اتخذوا ایمانھم جنة
	ج خدا اور رسول کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کے سوا دوسرا کوئی صحابی اخلاص اور شجاعت میں اس قابل نہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کا رفیق سفر بنتا۔ ابوبکرؓ سب سے افضل صحابی تھے اور اشجع الصحابة
	د خدا کو حضرت ابوبکرؓ کی یہ قربانی اتنی پسند آئی کہ اپنے ابدی کلام میں اس کا ذکر کر دیا اور کسی صحابی کی کسی قربانی کا ذکر نہ کیا۔ شب ہجرت حضرت علیؓ کے بستر رسول پر سونے کا قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا۔ جبکہ حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت و

مضمون	حوالہ
معیت فی الغار کا ذکر کیا- پس خدا کے نزدیک حضرت علیؓ کی نسبت حضرت ابوبکرؓ کی قربانی زیادہ پسندیدہ تھی اس لئے حضرت ابوبکرؓ کی قربانی کا ذکر کیا- حضرت علیؓ کی قربانی کا نہیں کیا- اگر بستر پر سونا فضیلت ہے تو بستر والے کے ساتھ سونا اس سے بڑھ کر فضیلت ہے- شب ہجرت حضرت علیؓ تو بستر رسول پر سویا- اور ابوبکرؓ دوران ہجرت غار ثور میں رسول خدا یعنی صاحب بستر کے ساتھ تین راتیں سویا- صرف بستر پر سونا افضل ہے یا خطرناک ترین وقت میں رسول ﷺ کے ساتھ غار ثور میں سونا افضل ہے اور وفات کے بعد تاقیامت حضرت ابوبکرؓ روضہ رسول میں رسول کے ساتھ سونا- حضرت علیؓ کمسن تھے انہیں پتہ تھا کہ مجھے کفار کچھ نہیں کہیں گے بلکہ بقول شیعہ یموتون باختیارھم جب ان کی مرضی نہیں تھی کفار ان کو مار ہی نہیں سکتے تھے ادھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا انهم لن یضروک شیئا نیز کفار سے قرابت داری تھی طالب اور عقیل سگے بھائی کا تھے- چچا عباس اور چچوں کی اولاد موجود تھی کفار کو پتہ تھا اگر علیؓ کو کچھ کہا تو وہ بدلہ لیں گے چنانچہ صبح پتہ چلنے پر کفار نے حضرت علیؓ کو پتھر تک نہیں مارا- حضرت ابوبکرؓ کو تو ان باتوں میں سے کچھ حاصل نہ تھا اس کے باوجود اتنے خطرہ میں بھی سفر میں ساتھ چل دیئے۔	
ان اللہ معنا- حضور ﷺ نے اس فقرہ میں حضرت ابوبکرؓ کو حفاظت و نصرت الٰہی میں اپنا شریک کیا- ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون	(نحل آخری آیت)
س خوف و حزن رسولوں کو ہو سکتا ہے۔	
i- موسیٰ کو فرمایا لا تخف- موسیٰ نے عرض کی رب انی قتلت منھم نفسا و اخاف ان یقتلون	(قصص: ۳۴)
ii- یعقوب نے کہا انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ	(یوسف: ۸۷)

مضمون	حوالہ
iii- لوط سے فرمایا لا تحزن	
iv- حضور کو فرمایا- لا تحزن علیھم-	
v- مومنوں کو بھی الا تخافوا و لا تحزنوا ہاں خدا اس حزن اور خوف کو دور کردیتا ہے-	(حم سجدہ : ۳۱)
ش- نہی سے مراد عصیان یا نافرمانی نہیں ہوا کرتا- فرمایا لا تحرک بہ لسانک	(قیامت :۱۷)
فلا تذھب نفسک علیھم حسرات	(فاطر:۹)
کیا رسول ﷺ نے ہجرت خوف قتل سے کی تھی- آئمہ نے تقیہ خوف جان و مال و آبرو سے کیا تھا-	
اگر ابوبکرؓ منافق تھا تو پھر وہ غمگین نہیں ہو سکتا- اگر غم تھا تو رسول ﷺ کی جان کا اور یہ غم ہزار اطمینان سے بہتر ہے رسول ﷺ کو خطرے میں دیکھ کر غمگین صرف عاشق رسول ﷺ ہو گا نہ کہ منافق اور غدار-	
3- حضرت ابوبکرؓ محبوب الٰہی تھے- یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ	(مائدہ:۵۵)
4- خسر مصطفیٰ- فانکحوا ما طاب لکم من النساء کیا حضور ﷺ کو منافق عورتیں ہی پسند آئی؟	(نساء:4)
۱-لا تنکحوا المشرکات	(بقرہ :۲۲۲)
2- الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثات و الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات	نور:۲۷
3- انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون	(الحجر:۱۰)
4- ان علینا جمعہ و قرآنہ حضرت ابوبکرؓ نے جمع و تدوین قرآن کیا- خدا نے اپنے ابدی کلام کی ابدی حفاظت کس سے کرائی؟ اس کا مقام سوچ لو-	(قیامت :۱۸)
5-فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ قرآن حضرت ابوبکر نے جمع کیا کوئی بھی قرآن کو بگاڑ نہیں سکتا- اگر خلفاء ثلاثہ نے بگاڑ دیا تو حضرت علیؓ نے حفاظت کیوں نہ کی- اس	

حوالہ	مضمون
(ابراہیم:۴۳)	کی اصلاح کیوں نہ کی۔ حضرت علیؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق نہ تھا اس لئے اس کو ضائع کرا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق تھا اس کو محفوظ رکھا اور شہرت دی۔ جو قرآن ساری دنیا کے لئے ہادی بن کر نازل ہوا وہ وفات رسول کے بعد فوراً ہی ضائع ہوگیا؟ تمام آئمہ اثنا عشر اسی کو پڑھتے اور عمل کرتے اور سکھاتے رہے۔
حدیث رسولؐ	۶۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی۔ لن یفترقا حتی یردا علی الحوض
(عبس)	7۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة کرام بررة
	فضائل حضرت عمر بن خطابؓ۔
حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۲۰ دربیان غزوہ خندق۔ خلاصہ المنہج تفسیر احزاب ازاجاءکم جنود آیت ۹	1۔ حضرت عمرؓ فاتح قیصر و کسریٰ ہیں۔
ا۔ فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱، ۳۱۱ ب۔ الصافی شرح اصول کافی کتاب الحجة جزو سوم صفحہ ۲۸۱ باب شصت و یکم اصل باب ان الائمة لم یفعلوا اشیاء	۲۔ شیخین کو ابدی صحبت رسول حاصل ہوئی۔ خسر مصطفیٰ داماد مرتضیٰ
	آنحضورؐ کی اولاد کا ذکر۔
اصول کافی کتاب الحجة ابواب التاریخ باب مولد النبیؐ	وتزوج خدیجة وهو ابن بضع عشرین سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم ورقیة وزینب وام کلثوم وولد له بعد المبعث الطیب ولطاهر والفاطمة علیها السلام۔

حوالہ	مضمون
	امام مہدی کے بارے اعتراضات
	شیعہ عقیدہ۔ امام مہدی اہل بیت اور آل رسول سے ہوگا۔
	جواب۔ آل اور اہل بیت میں سے ہونا خونی تعلق کو نہیں چاہتا کیونکہ
بقرۃ : ۵۰	i- واذ نجینا کم من آل فرعون
بقرۃ : ۵۱	ii- واغرقنا آل فرعون
القصص : ۴۱	iii- فاخذنہ و جنودہ فنبذنہم فی الیم گویا آل سے مراد فرعون کے متبعین اور لشکر ہے۔
ابراہیم : ۳۷	iv- فمن تبعنی فانہ منی میں آل ابراہیم ہی کی طرف اشارہ ہے۔
بقرۃ : ۲۵۰	v- فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی نہر سے پانی پینے والوں کو آل طالوت سے خارج کردیا گیا۔
ھود : ۴۷	vi- انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح حالانکہ حضرت نوحؑ کا وہ حقیقی بیٹا تھا۔ جو عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے آل سے نکال دیا گیا۔
	2- آل اور اہل بیت میں سے ہونے کے لئے کامل اتباع ضروری ہے۔
احزاب : ۷	i- النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم
تفسیر صافی زیر آیت النبی اولی بالمومنین۔	ii- امام باقر اور جعفر نے وازواجہ امھاتھم وھواب لھم پڑھا ہے۔
الحجرات : ۱۱	اس لئے فرمایا۔ انما المومنون اخوۃ مومن آپس میں بھائی ہیں۔
تفسیر مجمع البیان سورۃ ھو ایت انہ لیس من اھلک	iii- فرمایا۔ سلمان منا اھل البیت وانما اراد علی دیننا۔ ایمان اور اتباع کی وجہ سے سلمان فارسی آل رسول میں شامل ہیں۔ ورنہ جسمانی کوئی تعلق نہیں۔

حوالہ	مضمون
تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔	حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ من اتقی اللہ منکم واصلح فھو منا اھل البیت۔ تم میں سے جس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کی ہم میں سے اہل بیت میں شامل ہے۔
تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔	حضرت باقرؓ کا قول ہے۔ من احبنا فھو منا اھل البیت ہم سے محبت کا تعلق رکھنے والا ہم میں سے ہے۔
بحار الانوار جلد ۱۳۔ صفحہ ۱۴	3- امام مہدی پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ "لست من ولد فاطمۃ"
تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ	4- امام مہدی فارسی النسل ہوگا۔ لو کان الایمان بالثریا لنالتہ رجال من ھولاء۔
	5- اخرین منھم لما یلحقو بھم نے یہ وضاحت بھی کردی امام مہدی عربی نہ ہوگا بلکہ عجمی ہوگا۔ چنانچہ یہی خبر دی گئی ہے کہ لونہ عربی و جسمہ اسرائیلی۔ کہ اس کا رنگ تو عربی ہوگا مگر جسم اسرائیلی ہوگا۔ اس لئے محمد بن عسکری عربی النسل ہونے کی وجہ سے امام مہدی نہیں ہوسکتے۔
	شیعہ عقیدہ : امام حسن عسکری کے بیٹے امام محمد غار میں دشمن کے خوف سے پوشیدہ ہیں۔ اب تک زندہ ہیں وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے وہی امام مہدی ہیں نہ کوئی اور۔
	جواب :1- امام مہدی صدیوں سے غار میں چھپے ہوئے ہیں یہ عقیدہ قابل قبول نہیں۔
تجلیات صداقت بجواب ہدایت صفحہ ۵۰۰۔	2- "غار کے اندر محبوس ہونے کا نظریہ جاھلانہ ہے"
	3- امام کی حیثیت سے استاد اور طبیب کی ہوا کرتی ہے۔ اگر امام صدیوں شاگردوں سے دور ہے یا طبیب مریضوں سے یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔
	4- لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب کے مطابق

مضمون	حوالہ
انبیاء سابق میں ایسی کوئی مثال نہیں۔	سورۃ یوسف: ۱۲
5- حضرت موسیٰ کی قوم گمراہ ہوئی تو فوراً واپس قوم میں آگئے مگر امام مہدی میں آنے کا نام نہیں لیتے۔	طٰہٰ: ۸۷
6- عقیدہ کے مطابق ہدایت مہدی کے پاس ہے۔ اور	
ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی من بعد بینة فی ا لکتاب و اولئک یلعنهم الله .... آیت قرآنی کے مطابق مہدی صدیوں ہدایت کو چھپا نہیں سک■۔	بقرۃ : ۱۶۰
7- شیعہ عقیدہ کے مطابق "ان الائمة لا یموتون الا باختیارهم" (کہ امام اپنی مرضی کے بغیر فوت نہیں ہوتا) جان کے خوف سے غار میں غائب ہونے کا عقیدہ ناقابل فہم ہے۔	
8- شیعہ کتب میں مختلف روایات ہیں مثلاً جب شیعہ مسلک 72 افراد شامل ہو جائیں گے امام ظاہر ہو جائیں گے۔ بعض میں 313 اور 17 کا عدد بھی ■ ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایران' عراق' افغانستان' یمن' شام وغیرہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد ہے۔ اب امام کو کس کا خوف ہے۔ یا ابھی مذکورہ بالا تعداد بھی ان شیعوں کی نہیں۔	
9- حقیقت یہ ہے کہ محمد بن حسن عسکری فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن ندیم مشہور عالم ابو سہل نوبختی کے ذکر میں لکھتے ہیں۔	
"انه کان یقول ان اقول ان الامام محمد بن الحسن و لکنه مات فی الغیبة- کہ امام محمد بن حسن غیوبت کے زمانہ میں فوت ہو گئے۔	الفہرست ابن ندیم صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ مصر۔ ii- ترجمہ محمد اسحاق بھٹی صفحہ ۴۲۸
علامہ باقر مجلسی نے لکھا ہے۔	
"سمی القائم قائما لانه یقوم بعد موت ذکره" موت کے بعد کھڑا ہونے سے مراد ان کا مثیل آنا ہے۔ کیونکہ	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷۔

مضمون	حوالہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔	
من ورائهم برزخ الی یوم یبعثون۔	مومنون : ۱۰۱
اعتراض:۔ مہدی کے آنے سے کفر مٹ جائے گا۔ مگر مرزا صاحب کے آنے سے ایسا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا مہدی نہیں آئے۔	
جواب۔ جو کام آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ سے نہ ہو سکا وہ مہدی سے بھی نہ ہو سکے گا۔ ورنہ مہدی کی قوت قدسیہ زیادہ ماننی ہوگی جو کہ نہ ممکن ہے۔	
الف۔قرآن سے ثابت ہے غیر مسلم قیامت تک رہیں گے۔	
1- وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة	آل عمران : ۵۶
2- ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک۔	ھود:۱۱۹
3- لا یزال الذین کفروا فی مریة منه حتی تاتیهم الساعة بغتة او یاتیهم عذاب یوم عقیم۔	حج : ۵۶
تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ کافر قیامت تک رہیں گے۔ البتہ	
ب۔امام مہدی کی آمد سے اسلام کو تمام ادیان پر علمی ولائل اور آسمانی نشانات میں غلبہ نصیب ہوگا۔	
هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهر علی الدین کله	الصف : ۹
جیسا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو غلبہ عطا فرماتا رہا ہے۔	
کتب الله لاغلبن انا و رسلی	مجادلہ : ۲۲
لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انهم لهم المنصورون وان جندنا لهم الغالبون۔	الصفت:۱۷۲،۱۷۳
رسولوں کو غلبہ ملا۔ مگر کافر پھر بھی موجود رہے۔ غلبہ سے مراد دلیل اور نشان سے کفر پر غلبہ مراد ہے۔ فرمایا	
لیهلک من هلک عن بینة و یحی من حی عن بینة	انفال : 43

مضمون	حوالہ
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔	بنی اسرائیل: ۸۴
	بنی اسرائیل: ۸۲
تعزیہ داری	
1- ولا تقولوا لمن يقتل فی سبيل الله اموات بل احياء و لكن لا تشعرون	البقرۃ: ۱۵۵
2- روی عن النبی صلی الله علیه واله وعن الائمة علیهم السلام انهم قالوا اذا جاء کم منا حدیث فاعرضوه علی کتاب الله فما وافق کتاب الله فخذوه وما خالفه فاطرحوه اور دوہ حدیث قرآن کے مطابق ہو تو لے لو ورنہ رد کر دو	تہذیب الاحکام کتاب النکاح فیمن احل الله نکاحہ من النساء۔
3- تعزیہ کرنا قرآن' سنت اور ائمہ کے طریق سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے۔ یا معشر المسلمین ان افضل الهدی هدی محمد و خیر الحدیث کتاب الله و شر الامور محدثاتها الا و کل بدعة ضلالة وکل ضلالة ففی النار بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہے جو کہ کتاب اللہ ہے۔ ہر بری بات بدعت ہے جس کا انجام جہنم ہے۔	بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۱
ب السنة ماسن رسول الله صلی الله علیه وسلم والبدعة ما احدث من بعد والجماعة اهل الحق وان کانوا قلیلا سنت رسول کے خلاف ہر نئی بات بدعت ہے۔ جماعت' اہل حق ہیں خواہ تھوڑے ہوں۔	بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۲
4- اشد الناس بلاء الانبياء۔ لوگوں میں انبیاء پر تکالیف زیادہ آئیں۔	ا۔ اصول کافی صفحہ ۳۲۸ ii۔ فتح المجید بشرح کتاب التوحید صفحہ ۲۰۰
5- ...... اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه	

مضمون	حوالہ
راجعون	بقرہ: ۱۵۷
العزاء ممدودا الصبر۔ تعزیت کے معنی صبر کرنا دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔	مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت
ب اراد بالتعزی العزاء ای التصبر والتسلی عند المصیبة وشعاره ان یقول انا لله وانا الیه راجعون کما امر الله صبر کی علامت یہ ہے کہ جیسا خدا کا حکم ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا جائے۔ حضرت فاطمہؑ کو حضرت جعفر بن ابی طالب کے شہید ہونے پر فرمایا۔	مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت
لا تدعی بویل ولا تکل ولا حزن واویلا نہ مچانا اور نہ ہی ناجائز کلمات منہ سے نکالنا۔	من لا یحضرہ الفقیہ باب التعزیة والجزع عند المصیبة ...... جلد اول صفحہ ۵۶
ب قال لفاطمة اذا انامت فلا تخمشی علی وجها ولا تنشری علی شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی نائحة	فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸
ۃ اے فاطمة! چوں بمیرم روئے خود را برائے من مخراش و گیسوائے خود را پریشاں مکن و واویلا مگو و برمن نوحة مکن و نوحة گراں را مطلب۔ اے فاطمہ جب میں مرجاؤں تو میرے غم میں اپنے چہرے کو مت زخمی کرنا اور نہ اپنے بالوں کو پریشان کرنا اور مجھ پر فریاد و نالہ اور نوحہ مت کرنا اور نہ نوحہ کرنے والوں کو طلب کرنا۔	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۵۴ ۲۔ جلاء العیون جلد اول صفحہ ۱۱۱ ترجمہ سید عبدالحسین حیات القلوب اردو صفحہ ۱۰۰۸ باب نمبر ۴۳ آنحضرت کی وصیتیں۔
7۔ حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔	
انا اهل البیت نجزع قبل المصیبة فاذ انزل امر الله عزوجل رضینا بقضائه وسلمناه لامره ولیس لنا ان نکره ما احب الله لنا۔ ہمارا طریق ہے مصیبت آنے سے قبل جزع کرتے ہیں جب خدا کا حکم آجائے تو اس کی قضا پر راضی رہتے ہیں۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۴۰۔

حوالہ	مضمون
	8- حضرت امام جعفرؓ فرماتے ہیں۔
من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۵۸	یصنع للمیت ماتم ثلاثة ایام من یوم مات بیوی کا استثناء کر کے فرمایا لیس لاحد ان یحد اکثر من ثلاثة ایام یعنی تین سو سے زیادہ سوگ منانے کی کسی کو اجازت نہیں۔
من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۶۰	9- امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ من جدد قبرا و مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی قبر کی تجدید کرنا یا تابوت بنانا اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔
	حضرت ام کلثومؓ نے زنان کوفہ سے فرمایا۔
جلاء العیون اردو جلد ۲ صفحہ ۵۰۷	"اے اہل کوفہ! تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا اور ہم اہلبیت کو اسیر کیا پھر تم کیوں روتی ہو خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے۔
تفسیر القمی صفحہ ۲۶۷ سورۃ توبہ زیر آیت انفروا خفافا وثقالا	آنحضرت ﷺ نے فرمایا النیاحة من عمل الجاھلیة نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے۔
حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۴	ب فرمایا "چہار خصلت بدہیشہ درامت من خواہد بود" ان چہار میں ایک نوحہ ہے۔ اگر نوحہ کنندہ توبہ نہ کند پیش از مردن چوں روز قیامت مبعوث شود جامہ از مس گداختہ و جامعہ از جرب براو بپوشانند
نہج البلاغہ صفحہ ۱۳۶ ،	12- صفین کے مقتولین پر کوفی عورتوں کو روتے سن کر حضرت علیؓ نے حرب بن شرجیل الشامی سردار کو فرمایا۔ "الا تنھونھن عن ھذا الرنین" کہ ان عورتوں کو نوحہ سے منع نہیں کرتے؟ یعنی یہ ناجائز ہے
	آنحضرت ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت عہد لیتے' لا تلطمن خدا ولا تخمشن وجھا ولا تنتفن شعرا ولا تشققن حبیبا ولا تسودن ثوبا ولا تدعین بویل کہ تم چہروں پر تھپڑ نہ مارنا' نہ منہ نوچنا' نہ بال نوچنا' نہ کپڑے

مضمون	حوالہ
پھاڑ نا نہ کپڑے سیاہ کرنا نہ ہلاکت کی بددعائیں کرنا۔	تفسیر الصافی سورۃ الممتحنہ صفحہ ۳۱۱
۱۴ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر آنحضرت ﷺ کا اپنا نمونہ یہ تھا۔	
"زد امراو اظہار جزعی نکرد و آہی نکشید و آبی از دیدہ جاری نہ گردانید۔ نہ جزع فزع کی نہ آہ کھینچی اور نہ ہی آنسو بہائے۔	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۷۰۔
بلکہ انصاری عورتوں کو فرمایا۔ "مروھن فلیرجعن و لا یبکین علی ھالک بعد الیوم" انہیں کہہ دو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۸۴
15- حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرمایا۔	
"وان الجزع لقبیح الا علیک وان المصائب بک لجلیل وانہ قبلک وبعدک لجلل" گویا آنحضرت ﷺ کا سانحہ ارتحال سب سے اہم اسلامی مصیبت ہے مگر اس پر بھی واویلا کرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہوا۔	نہج البلاغہ صفحہ ۱۳۵
16- ینزل الصبر علی قدر المصیبۃ ومن ضرب یدہ علی فخذہ عند مصیبۃ حبط عملہ۔ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنا اجر کو باطل کردیتا ہے۔	نہج البلاغہ صفحہ ۱۲۸ مشہدی۔
17- حضرت امام صادق نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا۔	
"قدمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افما لک بہ اسوۃ کیا آنحضرت ﷺ کی وفات میں تیرے لئے کوئی نمونہ نہیں؟	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۵۵
18- حضرت ابو عبداللہؓ نے فرمایا کہ جو مبتلائے مصیبت ہو فلیذکر مصابہ بالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانہ من اعظم المصائب	فروع کافی۔ کتاب الجنائز
19- حضرت علیؓ نے فرمایا۔ واذا فارق الصبر الامور	

مضمون	حوالہ
فسدت الامور - صبر کے بغیر سب امور فاسد ہو جاتے ہیں۔	الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۶
20- افی الحدیث من استرجع عند المصیبة جبر الله مصیبته مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے خدا مصیبت دور کر دیتا ہے۔	مجمع البیان جلد اول صفحہ ۱۳۱۔
21- اصبروا و صابروا	العمران :۲۰۰
ب معناه اصبروا علی المصائب	مجمع البیان زیر آیت اصبروا الصابرو
ج امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں۔ "ان صبر شعیتنا اصبر منا" یعنی ہمارے شیعہ تو ہم سے بھی زیادہ صبر کرتے ہیں۔	الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸
د صبر سے تعزیت کرنے والوں کے لئے جیسا کہ اہل سنت والے کرتے ہیں ۳۰۰ درجوں کا وعدہ ہے۔	الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸
22- التعزیة الواجبة بعد الدفن امام صادقؑ کا قول ہے تعزیہ دفن کرنے کے فوراً بعد ہوتا ہے نہ کہ سالہا سال بعد واویلا کرنا۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۵۵
23- من لم یتعز بعزاء الله تقطعت نفسه علی الدنیا حسرات۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی تعزیت پر صبر نہیں کرتا وہ محروم ثواب ہوتا ہے صرف حسرت رہ جاتی ہے۔	تفسیر القمی صفحہ ۳۵۶
24 آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرشتہ نے صبر کی تلقین کی۔ حضرت علیؑ نے فرمایا "اگر نہ آں بود کہ امر کردی بصبر کردن ونہی نمودی از جزع نمون ہر آئینہ آبہای سر خود را در مصیبت تو فرو میریختیم وہر در آئینہ در مصیبت ترا ہرگز رو نمی گردیم و جراحت مفارقت ترا از سینہ بیرون نمی کردیم وایں ہادر مصیبت تواند کے است از بسیار حضرت ابو جعفر نے فرمایا۔ الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجة والصدور جز الشعرمن النواصی ومن اقام النواحة فقد ترک الصبر وهوذ میم	1- فروع کافی کتاب الجنائز حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۳۳

حوالہ	مضمون
فروع کافی کتاب الجائز صفحہ ۱۲۱	واحبط اللہ تعالی اجرہ" یعنی واویلا مچانا اور منہ پیٹنا اور سینہ کوبی کرنا اور بال نوچنا اور نوحہ کرنا جزع ہے فرمایا جس نے ایسا کیا اس نے صبر کو چھوڑ دیا وہ صابر نہیں۔ ہاں جو صبر کرے اور انا اللہ کہے اور اللہ کی حمد کرے وہ راضی بالقضا ہے اس کو اجر اللہ دے گا۔ جو یہ نہ کرے وہ قابل مذمت ہے اللہ تعالی اس کا اجر ضائع کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
درثمین فارسی	1- جان ودلم فدائے جمال محمد است۔ خاکم نثار کوچہ آل محمد است
فتاوی احمدیہ صفحہ ۲۳۷	2- مگر حسینؓ طاہر مطہر تھا اور بلاشہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالی اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے......
اعجاز احمدی صفحہ ۴۸	3- میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا.........